بدھ 26- اگست 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

بدھ 26- اگست 1998ء 3 جمادی الاوّل 1419ھ - 26- ظہور 1377ہش جلد 48-83 نمبر 186

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہؓ کی امتیازی شان

جنگ بدر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ہم موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ ہم تو آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔

یہ سن کر حضورؐ کا چہرہ مسرت سے تمتما اٹھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی - غزوہ بدر)

جماعت احمدیہ جرمنی کا 23واں جلسہ سالانہ بے شمار برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اس زمانہ کی فتح کے لئے فرقان کا عطا ہونا ضروری ہے

محبت وہ ہتھیار ہے جس کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب (قسط اول)

من ہائیم جرمنی 23- اگست 1998ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا 23واں جلسہ سالانہ 21 سے 23- اگست تک یہاں جاری رہنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاضری کا نیا ریکارڈ قائم کرتے ہوئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا اس سال جلسہ کے آخری دن 23 ہزار 396 مرد اور خواتین جلسہ میں شامل تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے آخری روز الفرقان کے موضوع پر خطاب فرمایا اور قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے واضح فرمایا کہ اللہ نے اس زمانہ میں فرقان عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب 24- اگست کو ایم ٹی اے پر دکھایا گیا۔ اس خطاب کا چار زبانوں انگلش عربی فرنچ اور بنگالی زبان میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

حضرت صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورہ الفرقان کی آیات ۲ تا 3 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں الفرقان عطا فرمایا کہ اس سے پہلے کبھی کسی نبی کو عطا نہیں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ الفرقان کا ذکر حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تعلیموں میں ملتا ہے لیکن اس سے پہلے انبیاء کے لئے نہیں ملتا۔ حضرت صاحب نے دیگر آیات قرآنی کے حوالے سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الفرقان عطا ہونے کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہی فرقان آپؐ کے غلاموں کو بھی عطا ہونے کا وعدہ دیا گیا۔

حضرت موسیٰؑ کو فرقان عطا ہونا

○ سابقہ انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو اگرچہ غلبہ اور فتح دی گئی مگر اس طرح کا فرقان عطا نہیں ہوا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صرف فتح نہیں دی گئی بلکہ ایسی کھلی دلیل دی گئی جیسے کہ دن چڑھ جائے۔ اور سب پر ثابت ہو جائے کہ اب اندھیروں کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ جس وقت جادوگروں نے رسیوں کے سانپ بنانے کا جادو کیا تو حضرت موسیٰ دل میں ڈرے اور پیچھے ہٹے۔ اس وقت اللہ کی وحی نے ان کو سنبھال لیا اور حکم دیا کہ اپنا عصا پھینک۔ جب ان کی حقیقت کھل گئی تو وہ جادوگر یہ کھلا کھلا معجزہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور انہوں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی کہ فرعون ان کا کیا حشر کر سکتا ہے۔ ایسی کھلی کھلی فتح حاصل ہونے کا واقعہ تاریخ انبیاء میں اس سے پہلے نہیں ہوا۔ فرقان عطا ہونے کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ترقی پذیر رہا۔ یہاں تک کہ وہ وجود آیا کہ جس کو ساری دنیا کے لئے فرقان عطا ہوئی۔

لغت سے معانی

○ حضور ایدہ اللہ نے فرقان کے لغوی معنی بیان فرمائے کہ اس کا مطلب ہے کہ کھرے کھوٹے کی تمیز۔ ایسی تفریق جس سے بڑھ کر تفریق ممکن نہ رہے۔ حق کو باطل پر اتنی نمایاں فتح حاصل ہونا کہ کسی کو شک و شبہے کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ نور کے تڑکے کو بھی فرقان کہتے ہیں۔ اور یہ وہ نور ہے جو ہر نبی کو ملا۔ مگر اس شان سے نہیں ملا جس شان سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا۔

موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے فرقان پر برتری

○ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو فرقان عطا ہوا اس کو حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ کے فرقان پر جو برتری حاصل ہوئی اس کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرقان صرف اپنے تک محدود نہ رکھا بلکہ اپنے ساتھیوں میں بھی جاری فرما دیا۔ یہ وہ واقعہ تھا جو دنیا میں پہلی مرتبہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے ابتلاء کے وقت لڑنے سے معذرت کر لی جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں نے آپؐ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہر طرف لڑنے کا عہد کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بخاری سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا پڑھ کر سنائی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اے خدایا میرے دل میں نور رکھ دے' میری نظر میں نور رکھ دے۔ میری شنوائی میں' میرے دائیں بائیں' میرے قدموں میں نور رکھ دے۔ حضرت صاحب نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رات کے اندھیروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے راستہ دیکھتے تھے۔ یہ سب صحابہ نور تھے جو آنحضرتؐ کی دعا کی قبولیت کا نشان تھا۔

(جاری ہے)

اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی"۔

(سراج منیر صفحہ 72)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعرات 27- اگست 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-10 رات- تفریح- عبید اللہ علیم کی یاد میں ایک تقریب۔
1-55 رات- ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-00 رات- جرمن زبان سیکھئے۔
3-21 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر مکرم ملک منور جاوید صاحب
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر۔
5-20 صبح- لقاء مع العرب۔
7-00 صبح- اردو کلاس۔
8-05 صبح- جرمن زبان سیکھئے۔
8-45 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر۔
11-10 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ۔
12-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن تفریح- عبید اللہ علیم کی یاد میں ایک تقریب۔
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب۔
2-10 دوپہر- اردو کلاس۔
3-15 دوپہر- کوئز تاریخ احمدیت۔
4-35 سہ پہر- عربی زبان سیکھئے۔
7-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس۔
8-10 رات- لقاء مع العرب۔
10-35 رات- اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2-50 روپے		

مرتبہ: مکرم حافظ عبد الحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

اردو کلاس نمبر 268 ریکارڈ 97-4-11 جو 98-8-8 کو نشر ہوئی

جناب رشید قیصرانی صاحب کی نظم عزیزہ وجیہہ باجوہ نے ترنم سے پڑھی حضور ایدہ اللہ نے اس کا پس منظر کچھ اس طرح بیان فرمایا:-

ہمارے ایک احمدی نوجوان اب تو نوجوانوں نے انصار اللہ میں جا چکے ہیں رشید قیصرانی ڈیرہ غازی خاں کے ہیں۔ قیصرانی خاندان مشہور ہے۔ اصل ان کی شہرت تو اس لئے ہے کہ قیصرانی خاندان کے جو بزرگ تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کر لیا تھا قبیلے کے سردار۔ اور اس وقت بیعت کی جبکہ بہت مشکل تھا خاص طور پر ڈیرہ غازی خان جیسے علاقے میں پاکستان کے ضلعوں میں پیچھے رہ گیا تھا مگر اللہ نے ان لوگوں کو دماغ اچھے دیئے ہیں جتنے بھی بلوچ ہیں وہاں کے بہت ذہین اور قابل لوگ ہیں جب پڑھائی کریں تو پھر اچھا چمکتے ہیں ان میں ایک قیصرانی خاندان ہے بہت معزز اپنے علاقے میں۔ ان کے جو سردار تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا تھا اور تھے وہ بہت بہادر اور بہت مخلص انگریزوں نے جو مختلف خاندانوں کو مقام دیئے ہوئے تھے ان میں قیصرانی سرداروں کا مقام قادیان میں ہمارے خاندان سے آگے تھا۔ قادیان کا خاندان تو پہلے ہی لٹ پٹ چکا تھا اور اس کے ارد گرد کوئی آبادی ایسی نہ تھی جو اس خاندان کو سپورٹ دے۔ سکھ تھے سارے، مگر قیصرانی قبیلہ تھا پورے کا پورا۔ اور جب وائسرائے کا دربار لگتا تھا تو ان کو آگے کرسی ملتی تھی۔ اور جو خاندان ہمارا تھا۔ آباء واجداد کا اس کو نسبتاً پیچھے کرسی ملتی تھی تو ان کے اخلاص اور بہادری کا پہلے واقعہ سناؤں آپ کو۔ غالباً پرنس آف ویلز آئے تھے یا کوئی اور شہزادے آئے تھے۔ بڑے اہتمام اور شان و شوکت سے ایک دربار بلایا گیا جس میں تمام پنجاب کے جو معزز خاندان تھے جو پنجاب چیفس کہلاتے تھے ان سب کو دعوت دی گئی اور ان کی کرسیاں حکومت کے لحاظ سے ترتیب سے لگائی گئی تھیں جو سب سے معزز وہ آگے جو اس کے بعد وہ اس کے پیچھے اور جو اس کے بعد وہ اس کے پیچھے۔ اس طرح کرسیوں کی قطاریں ان خاندانوں کے انگریزوں کی نظر میں مقام کو بھی ظاہر کرتی تھیں۔ بہت سلیقے سے دربار سجا ہوا تھا۔ اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی بھی مدعو تھے اور ایسا اہم موقعہ تھا کہ لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ ضرور جائیں آپ بھی چلے گئے تو قیصرانی سردار کی کرسی آگے تھی اور کچھ پیچھے ہٹ کر حضرت مصلح موعود کی کرسی تھی اب انگریزوں نے مذہب کے لحاظ سے تو کوئی عزت نہیں دینی تھی ان کو پرواہ بھی کوئی نہیں تھی لیکن خاندانی مقام کے لحاظ سے انہوں نے ٹھیک کیا اپنے مقام پہ رکھا۔ رشید قیصرانی جن کی نظم سنائیں گی پتہ نہیں ان کے نانا تھے یا دادا ان کی نظر پڑ گئی کہ حضرت مصلح موعود پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فوراً اپنی کرسی موڑی اور بادشاہ کی طرف پیٹھ کر دی وائسرائے اور شہزادے کی طرف اور حضرت مصلح موعود کی طرف منہ کر لیا۔ سرداروں کا یہ ایک دستور ہے کہ اکٹھے رہتے ہیں اور ان میں سے کوئی معزز آدمی حرکت کرے تو دوسرے نہ کریں تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پھٹ گئے ہیں تو جتنے بھی ڈیرہ غازی خان کے معززین سردار تھے ان سب نے اپنی کرسیاں پھیر لیں۔ اور حضرت مصلح موعود کی طرف منہ اور پیٹھ اس طرف۔ وائسرائے گھبرا گیا اس نے سمجھا کہ بغاوت ہونے والی ہے کوئی۔ اتنی عجیب حرکت۔ اس نے فوراً آدمی دوڑایا کہ کیا ہوا ہے۔ کوئی ناراضگی ہوئی تو ہمیں بتائیں اس نے کہا ناراضگی تو کوئی نہیں مگر یہ میرا روحانی پیر ہے میرے نزدیک یہ زیادہ معزز ہے۔ میں اس کی طرف پیٹھ نہیں کر سکتا۔ تمہاری طرف کر سکتا ہوں تو انہوں نے کہا کوئی مسئلہ نہیں حضرت مصلح موعود کی کرسی وہاں سے اٹھوائی اگلی صف میں ساتھ کی تو پھر وہ سارے سیدھے ہو گئے۔ یہ ہے قیصرانی قبیلے کی داستان جو ہمیشہ یاد رہے گی۔

ان کی بہادری ان کا اخلاص لیکن افسوس کہ اگلی نسل پھر اس کو قائم نہیں رکھ سکی۔ اگلی نسل کے لوگ اکثر دنیا دار بن گئے ایک کرنل حیات قیصرانی تھے وہ بڑے بہادر انسان تھے ان کی غالباً ایک بیٹی رشید قیصرانی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔ اور یہ ایئر فورس میں ہوا کرتے تھے۔ ہمارے کالج کے ربوہ کے پڑھے ہوئے آغاز ہی سے ان کو اردو ادب کا بہت ملکہ اور ذوق تھا۔ اور ان کا کلام باقی سب سے ایک الگ حیثیت رکھتا تھا بہت اعلیٰ درجے کا کلام بچپن سے ہی کہتے تھے اس لئے میں شروع سے ہی ان کا واقف تو نہیں تھا (سوائے سرسری) مگر ان کا کلام مجھے بہت پسند تھا اب انہوں نے مجھے اپنی کتاب بھی بھیجی ہے اور ایک اخبار میں بھی ان کا کلام چھپا ہوا دیکھا ایک ان کی نظم ہے پاکستان کے اوپر پاکستان ڈے کی خوشی میں جتنی بھی میں نے دیکھی ہیں نظمیں اس مضمون پر میرے نزدیک رشید قیصرانی صاحب کی نظم سب سے اونچی ہے۔ اور بھی ہوں گی مگر میرے علم میں نہیں۔ مجھے تو ان کی سب سے زیادہ پسند ہے یہ

(یہ نظم مکمل شائع کی جائے گی۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے)

؎ تری طلب تری خوشبو ترا نمو بولے
مرے وطن مری رگ رگ میں صرف تو بولے

حضور نے مختلف شعروں کا مطلب بیان کیا اور پھر فرمایا

یہ جوان کے آباء واجداد کا واقعہ میں نے سنایا تھا وہ بھی اور کب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں کیا کیا تھا انہوں نے جا کے وہاں کے درویش بن کے بیٹھ گئے تھے وہ ایسی باتیں ہیں جو سناتے رہنا چاہئے کیونکہ ان کے خاندان میں بہت ایسے ہیں ان میں جنہوں نے وہ باتیں بھلا دی ہیں نئی نسل جو ہے وہ دنیا کے پیچھے دوڑ پڑی ہے اور اس کی وجہ سے نہ دنیا ملی نہ دین ملا کچھ بھی نہیں رہا اگر وہ ان بڑے بڑے عظیم سرداروں کی روایت پر رہتے تو سارا قیصرانی قبیلہ احمدی ہو چکا ہوتا اور ارد گرد سارے ماحول میں دور تک انہوں نے نور کا مینار بن کر اس طرح چمکنا تھا جس طرح یہ کہتے ہیں۔ قیصرانیوں نے مینار کا نور بن کر ابد تک اندھیروں کے روبرو خطاب کرنا تھا۔ سب کہانیاں بن گیا۔

تو پاکستان سے شکوہ بعد میں پہلے اپنی قوم سے تو شکوہ کر لیں قلندروں کی زمین تو آپ لوگ ہیں جو ڈیرہ غازی خان اور قیصرانی قبیلوں کے علاقے دوسرے قبائل کے یہ قلندروں کی زمین ہے ملتان تک قلندروں کا وطن چلتا ہے مظفر گڑھ اور بہاولپور تک بھی چلتا ہے۔ یہ قلندروں کی زمین ہے اور پھر آگے سندھ میں شروع ہو جاتی ہے وہاں بھی بڑے بڑے قلندر پیدا ہوئے ہیں۔ ان کو یہ جو مضمون ہے اپنی قیصرانی قوم کو بتانا چاہئے۔ تم کہاں سے آئے تھے کیا چیز تھے کیا لوگ تھے کیا بن گئے ہو اب اس لئے یہ جو نظمیں ہیں اس قسم کی یا پرانی داستانیں ۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا ان کو زندہ رکھنا چاہئے اپنے اپنے خاندانوں کی باتیں۔ میں نے پرائیویٹ سیکرٹری کو کہا ہے کہ اردو کلاس کے لئے بجائے اس کے کہ ہم کہانیاں سنائیں۔ ایسے بزرگوں کی باتیں سنانی چاہئیں جنہوں نے احمدیت کے لئے بہت بڑے کام کئے ہیں درویش لوگ تھے اللہ لوگ تھے دنیا کی پرواہ نہیں کی دنیا ان کے پیچھے دوڑی پھر۔ اور بڑے بڑے مرتبے تک پہنچی ہیں ان کی اولادیں۔ اور بڑے بڑے مقامات انہوں نے حاصل کئے تو آپ لوگوں کے لئے وہ کہانیاں زیادہ اچھی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر اسی تسلسل میں فرمایا

آپ لوگوں کے لئے وہ کہانیاں زیادہ اچھی ہیں (یعنی اپنے بزرگوں کی باتیں) بجائے اس کے کہ جنوں بھوتوں پریوں کی اور کارٹونز کی فرضی اور خوفناک فلمیں دیکھو۔

اصل حقیقت کی دنیا میں محنت کرنے کی بجائے خوابوں میں اڑنے لگ جاتے ہیں یوں آیا فلاں نے یوں کر دیا ساری نسل کا دماغ خراب کر دیتے ہیں یہ لوگ۔ یہ نہیں دیکھنا چاہئے بچوں کو....... بکواس ہے تھوڑا سا دکھانا ضروری ہے یہ نہ سمجھیں کہ ہم سے سب کچھ چھپا لیا ہے دکھاؤ اور کومنٹس کرو اپنے کہ یہ دل سے اتر جائے سب بکواس ہے یونہی کہانیاں بنائی ہوئی بے ہودہ سی.....

وہ جو کہانیاں ہیں خوفناک بلاؤں کی اوپر سے اتر رہی ہیں آگ پھینک رہے ہیں اس کو مار رہے ہیں پاگلوں والی کہانیاں ستیاناس کر دیتی ہیں۔ کوئی عقل نہیں چھوڑتیں باقی۔ وہ نہ دیکھا کرو۔ ایم ٹی اے دیکھا کرو۔ ایم ٹی اے میں بڑی اچھی اچھی باتیں سناتے ہیں اب تو امریکہ کے بچے بھی وہ چھوڑ چھاڑ کے ایم ٹی اے دیکھنے لگے گئے ہیں سمجھے ہو۔

مگر پیار سے لاؤ بچوں کو ایم ٹی اے کی طرف۔ زبردستی نہ کرنا۔ ورنہ فائدہ نہیں ہوگا ساتھ مل کے کچھ کارٹون دیکھ کر اس پہ تبصرہ کیا کرو میں مونا طوبیٰ کی بچپن میں اس طرح تربیت کرتا تھا ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی مرضی کی کہانیاں پہلے دیکھتا تھا پھر آہستہ آہستہ کہہ دیا یہ کیا ڈرامہ بکواس نامعقول بے ہودہ اور باتیں جو اس کی غلط تھیں وہ بتاتا تھا پھر نسبتاً جو اچھے پروگرام ہیں زندگی کے لائف کے سائنس کے ان کے متعلق سمجھاتا تھا ان کا دل ہی پھر گیا تھا ان پروگراموں سے۔ رفتہ رفتہ خدا کے فضل سے پوری طرح تو نہیں ہو سکتا مگر کچھ بچوں کو لائسنس License بھی دو مگر زیادہ تر پیار سے ان کا دل پھیر کے اچھی طرف لے آیا کرو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیٹلائٹ چینلز کی خرابیاں

روزنامہ جنگ سیٹلائٹ چینلز کے ذریعہ سے پھیلنے والی فحاشی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

پاکستان میں غیر ملکی ٹی وی چینلز دیکھنے کا رجحان روز بروز فروغ پا رہا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے کمرشل اور صنعتی اداروں نے اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لئے غیر ملکی چینلز کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے اس حوالے سے قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہمارے ہاں سیٹلائٹ چینلز سے مراد صرف اور صرف بھارتی چینلز ہیں ڈش انٹینا رکھنے والے لاکھوں گھرانے صرف بھارتی ٹی وی دیکھتے ہیں ان چینلز سے فحاشی عریانی اور لچر پن کے علاوہ مختلف مباحثوں اور پروگراموں میں پاکستان کے خلاف زہر افشانی بھی کی جاتی ہے۔ فحاشی عریانی لچر پن اور نظریہ پاکستان کے خلاف پروگراموں سے ہماری نئی نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اکثر بچے اب اپنی گفتگو میں ہندی تراکیب' الفاظ اور فقرے بولتے ہوئے سنائی دیتے ہیں گذشتہ دنوں بھارت میں ہونے والے عام انتخابات کے حوالے سے مختلف ٹی وی چینلز جو پروگرام پیش کرتے رہے ان میں ایسے پروگرام بھی شامل تھے جن میں مسلمانوں کے حوالے سے نظریہ پاکستان کے بارے میں پراپیگنڈا موجود ہوتا تھا۔ ہمارے عوام کے بھارتی ٹی وی کی طرف راغب ہونے کی بنیادی وجہ پی ٹی وی کے پروگراموں کا گرتا ہوا معیار ہے۔ گذشتہ چند برس سے پی ٹی وی کے پروگرام مسلسل بوریت اور یکسانیت کا شکار ہیں۔

(جنگ 12- مارچ 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

گالیاں سن کر دعا دو

حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم وسعت حوصلہ کے ایمان افروز نظارے

خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ماموروں کی سچائی کی ایک بہت بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کے حقیقی خیر خواہ ہوتے ہیں اسی لئے وہ ہمیشہ امن اور محبت کی راہوں پر چلتے ہیں اور صبر اور برداشت اور نرمی اور تحمل اور عفو و درگزر کی تعلیم دیتے ہیں اور اس کے محیر العقول مناظر دکھاتے ہیں۔ قرآن کریم کی بیان کردہ تاریخ انبیاء کا ہر لمحہ یہ گواہی دے رہا ہے کہ ان کی طرف سے نفرت کا جواب کبھی نفرت سے نہیں دیا گیا۔ بعض اوقات مجبور ہو کر وہ خدا کے حکم سے سختی کے مقابلہ میں سختی کرتے ہیں مگر اس میں بھی عفو اور رحم کا پہلو غالب ہوتا ہے اور بالآخر ان کے یہی اخلاق ان کی کامیابی اور فتح کا باعث ٹھہرتے ہیں کیونکہ دنیا کے ہتھیاروں کا مقابلہ تو ہو سکتا ہے مگر اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کا کوئی مقابلہ نہیں۔

یہی تعلیم اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو دی ہے اور پھر اس تعلیم پر عمل کر کے حیرت انگیز مثالیں قائم کی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک سختی کو برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تا کہ آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جائے۔"

(نسیم دعوت ص 3)

فرمایا ۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابل پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابل پر گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہئے کہ وہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔"

(راز حقیقت ص 1)

اس تعلیم کے سب سے بڑے پیرو کار خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ تمام دشمنیوں اور مخالفتوں اور بد گوئیوں کے مقابل پر آپ ایک کوہ وقار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا وسیع ظرف اور برداشت کی قوت عطا فرمائی تھی۔ فرماتے ہیں:۔

"لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 9)

پھر فرمایا:۔

"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا..... بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے آخر میں وہی شرمندہ ہو گا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 456)

آیئے اس دعویٰ کی صداقت کے ثبوت ملاحظہ کریں۔

ایک دفعہ ایک مولوی قادیان آیا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بحث کرنے لگ گیا۔ حضور اسے جواب دیتے رہے کہ وہ جلد عاجز آگیا اور خاموش ہو گیا۔ اس پر حضرت صاحب نے اس سے پوچھا کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اس نے کہا جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ دجال کی صفت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ دوسروں کا منہ بند کردے گا۔

وہ قادیان سے چلا گیا اور امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار شائع کروایا اس میں یہ واقعہ درج کیا اور لکھا کہ میں نے یہ الفاظ ان کے منہ پر کہے لیکن جب اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا کہ میں ضرورت مند ہوں کچھ سلوک میرے ساتھ کرنا چاہئے۔ اس رقعہ کے ملتے ہی آپ نے فوراً پندرہ روپے بھیج دیئے۔ آپ سخی بہت ہیں اور آپ کے منہ پر بھی سخت لفظ کہا جائے تو رنج نہیں کرتے۔ حضرت صاحب نے خود اس آخری امر کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا اس مولوی کے اشتہار سے اس پندرہ روپے دینے کا پتہ لگا۔

(رفقائے احمد جلد 4 ص 138)

ایک دفعہ قادیان میں ایک نہایت شوخ زبان مولوی لکھنؤ سے آیا اور شیخی مارنے لگا کہ میں ایک جماعت کا نمائندہ ہوں اور تحقیقات کے لئے آیا ہوں۔ لیکن گفتگو میں اس کا لہجہ نہایت گستاخانہ اور شوخ تھا۔ حضرت صاحب نے اپنے دعویٰ کے متعلق پر از معارف و حقائق تقریر فرمائی۔ وہ شخص بجائے اس کے کہ آپ کے دلائل پر توجہ کرتا تقریر کے درمیان میں ہی نہایت اہانت آمیز الفاظ میں بول اٹھا کہ پنجابی ہونے کی وجہ سے آپ تو بعض حروف کے تلفظ بھی ادا نہیں کرسکتے آپ مہدی کیسے ہو سکتے ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے اس کی اس بیہودہ گوئی پر اسے کہا کہ آپ ذرا تہذیب سے کلام کریں۔ اتفاق سے وہاں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے ان کو اس مولوی کی بد تہذیبی پر سخت غصہ آیا اور اس جوش میں اس کے ساتھ فارسی میں گفتگو شروع کردی۔ حضرت اقدس نے صاحبزادہ عبداللطیف کو سمجھا سمجھا کر ٹھنڈا کیا لیکن اس مولوی کو کچھ نہ کہا بلکہ حسب معمول برابر اس کی خاطر تواضع ہوتی رہی۔ کسی دوسرے وقت جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مجلس میں موجود نہ تھے حضرت اقدس فرمانے لگے کہ اس وقت صاحبزادہ صاحب کو بہت غصہ آگیا تھا چنانچہ میں نے اس ڈر سے کہ کہیں اس مولوی کو مار بھی نہ بیٹھیں صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبائے رکھا۔"

(سیرت المہدی جلد 2 ص 52)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔

ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا بیت الذکر میں آیا اور حضور سے آپ کے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے باب کلام وا کیا اور تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکار اور بہت سے دیکھے ہیں اور میں ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ بڑے سکون سے سنتے رہے اور پھر بڑی نرمی سے اس کو جواب دیا۔

(سیرت مسیح موعود ص 41)

ایک دفعہ حضرت اقدس بیت اقصیٰ قادیان میں تقریر فرما رہے تھے اور جلسہ کی وجہ سے جماعت کثیر تعداد میں موجود تھی کہ اتنے میں ایک آریہ بیت اقصیٰ میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا اور ایسا شروع ہوا کہ چپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اتنے بڑے مجمع میں ہر قسم کے طبائع کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اس وقت اس قدر جوش تھا کہ حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہی تکا بوٹی کر دیتے مگر آپ کے خوف سے سب خاموش رہے۔

آخر جب اس کی فحش زبانی حد سے گزر گئی اور اسے بار بار نرمی سے سمجھانے کے باوجود اپنی اس گندہ دہنی اور دشنام طرازی سے باز نہ آیا تو حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"اسے نرمی سے پکڑ کر (بیت الذکر) سے باہر کر دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں"

ایک دفعہ ایک شخص قادیان آیا اور مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ اسے اپنی عبادت اور زہد پر بڑا ناز تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا۔ اتفاق سے اس کا لوٹا مہمان خانہ میں گم ہو گیا۔ ظہر کے وقت حضرت اقدس بیت الذکر میں تشریف لائے تو اس نے شکایت کی میرا لوٹا گم ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب نے ایک دوست کو حکم دیا کہ مہتمم خانہ کو کہہ دیں کہ "فوراً ایک نیا لوٹا انہیں خرید کر دے دو" لیکن نامعلوم اس خشک مزاج زاہد کو کس قدر غصہ چڑھا ہوا تھا کہ اس سے اس کی تسلی نہ ہوئی اور وہ آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کرتا رہا۔ آپ بالکل خاموش رہے۔ بایں ہمہ وہ دمبدم تیز ہوتا گیا یہاں تک کہ دشنام دہی پر اتر آیا۔ حضرت صاحب بڑے اطمینان سے بیٹھے سن رہے تھے۔ جب وہ دم لینے کو چپ ہو جاتا تو آپ جواب میں فرماتے۔

"مجھے بڑا افسوس ہے کہ مہمان خانہ کے ملازموں کی غفلت سے آپ کا لوٹا گم ہو گیا جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ ابھی آپ کو نیا لوٹا مل جاتا ہے۔"

لیکن وہ بد اخلاق شخص پھر وہی بد زبانی شروع کر دیتا۔ آپ پھر اسی طرح نہایت اطمینان اور سکون سے اس کی گالیاں سنتے۔ دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ نماز باجماعت نے اس سلسلہ کو ختم کر دیا۔ لیکن فریضہ نماز ادا کرنے کے بعد حضرت اقدس جو اندر تشریف لے جانے لگے تو اس شخص نے پیچھے سے آکر آپ کا کوٹ پکڑ لیا آپ نے منہ پھیر کر دیکھا تو اس نے آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ "سن مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تو بہت جلد طاعون سے ہلاک ہو جائے گا" حضرت اقدس نے اس کے جواب میں کچھ نہ کہا اور خاموشی سے اندر تشریف لے گئے۔ اس آدمی کو نیا لوٹا خرید کر دیا گیا اور وہ قادیان سے چلا گیا لیکن خدا کی شان وہ اپنے گاؤں میں جو ضلع فیروز پور میں تھا پہنچتے ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

قادیان میں محمد عبداللہ نامی ایک شخص ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے اور جوش اور غصہ میں بسا اوقات اپنا توازن کھو بیٹھتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت اقدس کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا تھا اور حضور کو گالیاں دیں۔ پروفیسر صاحب طیش میں آکر بولے "اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔" حضور نے بے ساختہ فرمایا کہ

"نہیں نہیں ایسا نہیں چاہئے ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے۔"

(چار تقریریں ص 32)

29۔ جنوری 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضور کی مجلس میں ایک گالیاں دینے والے اخبار کا تذکرہ آیا تو فرمایا کہ

"صبر کرنا چاہئے ان گالیوں سے کیا ہوتا ہے۔ آنحضورؐ کے وقت لوگ آپؐ کی مذمت کیا کرتے تھے اور آپؐ کو نعوذ باللہ مذمم کہا کرتے تھے تو آپؐ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ میں ان کی مذمت کو کیا کروں میرا نام تو اللہ تعالیٰ نے محمد رکھا ہے۔"

(حیات احمد حصہ سوم صفحہ 124)

حضور نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر کوئی ہمیں گالیاں دیتا ہو تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیر و مرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیا جوش ہوتا ہے۔ مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مغلوب الغضب ہو۔ تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 127)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیت اقصیٰ میں لیکچر دے رہے تھے کہ دو سکھ بھی وہاں آ گئے۔ انہوں نے حضور کی تقریر میں مداخلت شروع کر دی۔ اندھا سکھ بولا بھائیو' پیارو' مترو میری ایک غرض وا۔ اس کا انداز یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تقریر میں رخنہ ڈال کر اپنے مذہب کے متعلق کچھ پرچار کرنا چاہتا تھا جس پر قریب کے لوگوں نے اسے روک دیا کہ بولو نہیں وعظ ہو رہا ہے۔ دو منٹ کے بعد پھر اس اندھے سکھ نے پہلے کی طرح کہا۔ پھر لوگوں نے اسے روک دیا۔ اس پر نوجوان سکھ نے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس وقت پولیس کا انتظام تھا اور محمد بخش تھانیدار بھی آیا ہوا تھا لوگوں نے تھانیدار سے کہا دو سکھ بیت الذکر میں گالیاں دے رہے ہیں۔ تھانیدار اس وقت مرزا نظام دین کے دیوان خانے میں کھڑا تھا اور سپاہی اس کے ساتھ تھے وہ گئے اور ان سکھوں کو پکڑ کر دیوان خانہ میں لے گئے۔ حضرت صاحب کے تقریر ختم کرنے کے دو گھنٹہ بعد کسی شخص نے آ کر بتایا کہ تھانیدار نے ان سکھوں کو مارا ہے۔ حضرت صاحب نے اسی وقت فرمایا:۔

"تھانیدار سے کہو کہ ان کو چھوڑ دے"

اس پر تھانیدار نے ان سکھوں کو چھوڑ دیا۔

(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 239)

اس دور میں جتنی گالیاں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو دی گئیں غالباً کسی اور کو نہ دی گئیں۔ آپ کے شہر میں آکر آپ کی مجلس میں آپ کو گالیاں دینے والوں کا ذکر آپ نے پڑھا۔ جہاں کہیں حضور تشریف لے جاتے تھے وہاں بھی یہی باتیں دہرائی جاتی تھیں اور صرف گالیاں نہیں قتل وغارت کی بھی پوری پوری کوشش کی جاتی تھی۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود نے اوائل دعویٰ میں دلّی کا ایک سفر کیا تھا۔ حضور نواب لوہارو کی کوٹھی کے اوپر جو مکان تھا اس پر اترے تھے۔ یہیں ایک طرف مردانہ اور دوسری طرف زنانہ تھا۔ اکثر اوقات زنانہ سیڑھی کے دروازوں کو بند رکھا جاتا تھا کیونکہ لوگ گالیاں دیتے ہوئے اوپر چڑھ آتے تھے اور نیچے ہر طرف شور و غوغا رہتا تھا اور گالیاں پڑتی رہتی تھیں اور ظالم لوگ اینٹیں اور پتھر پھینکتے تھے۔

میری والدہ نے ایک روز مجھے سنایا کہ جو بڑھیا روٹی پکانے پر رکھی ہوتی تھی وہ ایک روز کہنے لگی کہ آجکل یہاں دہلی میں کوئی آدمی پنجاب سے آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میں عیسیٰ ہوں اور امام مہدی ہوں۔ اس نے شہر میں بڑا فساد مچا رکھا ہے اور کفر کی باتیں کر رہا ہے۔ کل میرا بیٹا بھی چھری لے کر اس کو مارنے گیا تھا۔ کئی ہلے کئے مگر دروازہ اندر سے بند تھا کھل نہ سکا۔ مولویوں نے کہہ رکھا ہے کہ اس کو قتل کر دو مگر میرے لڑکے کو موقعہ نہ ملا۔

(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 257)

غالباً 1904ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور آئے اور میاں معراج الدین صاحب کے مکان پر اترے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایک مولوی ٹانگے پر سوار ہو کر اس کی طرف آیا اور حضور کو گالیاں دینی شروع کیں۔ بالآخر جب اس طرح گالیوں کو کارگر نہ دیکھا تو ٹانگے سے اتر کر سڑک پر جو ایک درخت تھا اس پر چڑھ گیا اور حضور کو گالیاں دینی شروع کیں۔

بعض آدمی اس کی گالیوں کو سن کر جوش میں آنے لگے تو حضور نے فرمایا "کہ جو کچھ کہتا ہے اسے کہنے دو اور کوئی جواب نہ دو"

(رفقائے احمد جلد 10 ص 175)

حضرت مصلح موعود لاہور کے ایک سفر کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

"جن جن جگہوں سے آپ گزرتے وہاں کے لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور پکار پکار کر برے الفاظ آپ کی شان میں زبان سے نکالتے۔ میری عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی اور میں بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ میں اس مخالفت کی جو لوگ آپ سے کرتے تھے وجہ تو نہیں سمجھ سکتا تھا اس لئے مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب آتا کہ جہاں سے آپ گزرتے ہیں لوگ آپ کے پیچھے کیوں تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک ٹنڈا شخص جس کا ایک پونہچا کٹا ہوا تھا اور بقیہ ہاتھ پر کپڑا بندھا ہوا تھا نہیں معلوم کہ ہاتھ کے کٹنے ہی کا زخم تھا یا کوئی نیا زخم تھا وہ بھی لوگوں میں شامل ہو کر غالباً مسجد وزیر خاں کی سیڑھیوں پر کھڑا تالیاں پیٹتا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتا تھا اور دوسروں کے ساتھ مل کر شور مچا رہا تھا کہ "ہائے ہائے مرزا نٹھ گیا" (یعنی میدان مقابلہ سے فرار ہو گیا) اور میں ان الفاظ کو دیکھ کر سخت حیران تھا خصوصاً اس شخص پر اور دیر تک گاڑی سے سر نکال کر اس شخص کو دیکھتا رہا۔"

(سیرۃ مسیح موعود ص 37)

جو لوگ براہ راست حضور کو گالیاں نہیں سنا سکتے تھے انہوں نے اپنی تسکین کے لئے خطوں کا سہارا لیا اور دل کی بھڑاس نکالی۔

1901ء میں ایک عیسائی منشی عبدالحق قادیان حق کی تلاش میں آئے اور حضرت مسیح موعود سے کئی بار ملے اور مختلف مسائل پر گفتگو کی اور بتایا کہ میں نے جب قادیان آنے کا ارادہ کیا تو ایک عیسائی سے ذکر کیا تو اس نے آپ کو گالی دی۔ حضور نے سن کر فرمایا:۔

"گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں۔ اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے اور خدا کا نور کہیں بجھ سکتا ہے۔ ہمیشہ نبیوں' راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا۔ میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 ص 126)

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

مکرم میر شفیع احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

"جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور جا کر ٹھہرے تو میں ان دنوں حضور کی ڈاک لا کر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔ ہر روز ڈاک میں دو تین خط بیرنگ ہوا کرتے تھے جو میں وصول کر لیتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیتا تھا ایک دن میں نے خواجہ کمال الدین صاحب کے سامنے بیرنگ خط وصول کر لئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بیرنگ خط مت لو۔ میں نے کہا میں ہر روز وصول کر لیتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت صاحب نے مجھے کبھی نہیں روکا مگر اس پر بھی خواجہ صاحب نے مجھے سختی سے روک دیا۔

جب میں حضرت صاحب کی ڈاک پہنچانے لگا تو میں نے عرض کی حضور! آج مجھے خواجہ صاحب نے بیرنگ وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے حضور فرمائیں تو اب بھی بھاگ کر لے آؤں۔ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ

"ان بیرنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں اگر یہ پتہ لکھ دیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہمارے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہ کریں حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔"

(سیرۃ المہدی جلد 2 ص 142)

حضور ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کو صندوقوں کے اندر تالا لگا کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ "ان کا وزن چار من ہو گیا ہے۔"

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 95' 114)

ایک طرف نفرت کا یہ عالم تھا اور دوسری طرف صبر و تحمل اور ہمدردی کا ایک بحر بیکراں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہم تیار ہیں کہ ہمارے ساتھ صلح کر لیں میرے پاس ایک تھیلا ان گالیوں سے بھرے ہوئے کاغذات کا پڑا ہے ایک نیا کاغذ آیا تھا وہ بھی آج میں نے اس میں داخل کر دیا ہے مگر ان سب کو ہم جانے دیتے ہیں۔

اپنی جماعت کے ساتھ اگرچہ میری ہمدردی خاص ہے مگر میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور مخالفین کے ساتھ بھی میری ہمدردی ہے جیسا کہ ایک حکیم تریاق کا پیالہ مریض کو دیتا ہے کہ وہ شفا پاوے مگر مریض غصے میں آکر اس پیالہ کو توڑ دیتا ہے تو حکیم اس پر افسوس کرتا ہے اور رحم کرتا ہے ہمارے قلم سے مخالف کے حق میں جو کچھ الفاظ سخت نکلتے ہیں وہ محض نیک نیتی سے نکلتے ہیں جیسے ماں بچے کو کبھی سخت الفاظ بولتی ہے مگر اس کا دل درد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 ص 222)

ایک دفعہ آپ نے نئے بیعت کرنے والوں کو ان الفاظ میں نصیحت کی۔

آج اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں۔ اب یہاں سے جا کر تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا۔ لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم' کافر' دجال وغیرہ کی بیعت کی۔ اب کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں اس لئے چاہئے کہ تم ان کے لئے دعا کرو۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے جیسے کہ تم کو"

(ملفوظات جلد 5 ص 303)

ایسا تحمل اور وسعت حوصلہ رکھنے والوں کو خدا تعالیٰ نے شاندار کامیابیوں کی بشارت سے نوازا ہے۔

"ایک دفعہ ایک عرب قادیان تشریف لائے لیکن تھے بہت تیز۔ آتے ہی حضرت اقدس کو کذاب اور کافر جو دل چاہا کہہ ڈالا۔ خود حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میرے دل میں یہ بات پڑی کہ اسی گالیاں دینے والے کو پوری طرح دعوت الی اللہ کرنی چاہئے اور اس کی گالیوں سے گھبرانا نہ چاہئے۔ چنانچہ میں برابر گالیاں کھاتا گیا اور ... کرتا گیا یہاں تک کہ خدا نے ایسا فضل کیا کہ تین روز کے اندر اس نے بیعت کر لی۔"

حضور 1891ء میں لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں آپ اپنے جاں نثاروں اور فدائیوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اس مجلس میں برہمو سماج کے ایک لیڈر اور اہم سرکاری افسر بابو موزمدار بھی موجود تھے اور حضور سے بعض سوالوں کے جواب حاصل کر رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضور کو نہایت گندی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ مگر حضور اپنی پگڑی کا شملہ منہ پر رکھے کمال سکون اور اطمینان سے اس طرح خاموش تھے کہ گویا آپ کچھ سن ہی نہیں رہے اور حضور کے چہرے پر غصہ اور نفرت کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی۔ جاں نثاروں کا دل چاہتا تھا کہ ایسے گستاخ کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیں مگر اپنے آقا کے ادب اور اس کے اسوہ کو دیکھ کر اپنے دلوں میں اٹھنے والے طوفان پر قابو پائے رہے۔ برہمو لیڈر نے بھی اس شخص کو روکنا چاہا مگر حضور نے فرمایا۔

"اسے کچھ نہ کہیں جو یہ کہتا ہے اسے کہنے دیجئے" اور اس شخص سے کہا "کچھ اور بھی کہنا ہو تو کہہ لو۔" وہ شخص دریدہ دہنی کرتا رہا یہاں تک کہ خود ہی تھک کر خاموش ہو گیا اور اٹھ کر چلا گیا۔

سینکڑوں انسانوں کے محبوب پیشوا پر اس کے فدائیوں کی موجودگی میں بلاجواز زبان طعن دراز کرنا اور اس کے جواب میں مکمل سکوت کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں تھا جو دلوں کو فتح نہ کرتا۔ چنانچہ برہمو سماج کے لیڈر بابو موزمدار نے اس واقعہ کو ایک خاص پس منظر میں دیکھا اور بے اختیار بول اٹھے۔

"ہم نے مسیح کی بردباری اور حلم کے متعلق بہت کچھ سنا اور پڑھا تھا مگر یہ سب باتیں کہانیاں معلوم ہوتی تھیں مگر آج یہ کمال ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ ناممکن ہے کہ ایسا شخص کامیاب نہ ہو۔"

پھر حضور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔"

وہ صاحب بسا اوقات اس واقعہ کو بیان کرتے اور اپنی غیر معمولی حیرت کا اظہار کرتے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 21)

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملشاد احمد

امین الامت، صحابی رسولؐ

حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح

حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح ان دس خاص صحابہؓ میں سے تھے جنہیں آنحضرت ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے اگلے جہان میں جنت ملنے کے بارہ میں خوش خبری دی تھی اور جنہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ وہ اسلام کے آغاز پر ہی اسلام لے آئے تھے۔ انہوں نے اپنے کردار، عشقِ رسولؐ اور دینی خدمات کی بدولت صحابہؓ میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا تھا۔ باقی مسلمانوں کی طرح انہیں بھی مکہ میں رہ کر قریش کے سرداروں کے ہاتھوں دکھ سہنے پڑے اور پھر آنحضرت ﷺ کی اجازت سے رجب سن 6 نبوی میں حبشہ ہجرت کر گئے اور پھر واپس مکہ آ گئے اور بالآخر مدینہ ہجرت کر گئے۔ انہیں جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ خندق اور دیگر معرکوں میں غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی۔ بعض انتہائی مشکل آزمائشوں سے بھی انہیں گزرنا پڑا۔

قبول اسلام

حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کا اصل نام عامر تھا۔ اور آپ کے والد کا نام عبداللہ جبکہ دادا کا نام الجراح تھا۔ آپ قریش کے قبیلہ بنو فہر سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض لوگ آپ کو فہد بن مالک سے منسوب کرتے ہوئے فہری بھی لکھتے ہیں۔

ابتدائے اسلام میں ہی آپ کو آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر اسلام لانے کی توفیق ملی۔ اس وقت آپ کی عمر 28 سال تھی۔ آپ اور حضرت عمرؓ کی پیدائش کا سال ایک ہی ہے۔ آپ کے خاندان میں سے سب سے پہلے آپ کی والدہ ایمان لائیں جبکہ والد اس سعادت سے محروم رہے اور جنگ بدر میں آپ کے ہاتھوں ہی مارے گئے۔

ہجرت حبشہ و مدینہ

قبول اسلام پر کفار نے دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ کو بھی دکھ دینا شروع کر دیا لیکن آپ کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے ان پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ تھی بلکہ عفو اور درگزر کی تلقین تھی۔ تاہم سن 6 نبوی میں کثرت مظالم کے سبب آنحضرت ﷺ کی اجازت سے رجب میں حضرت عثمان غنیؓ کی سرکردگی میں مسلمانوں کے ایک قافلہ نے حبشہ ہجرت کی جہاں حکومت کی طرف سے مذہبی آزادی حاصل تھی۔ کچھ عرصے بعد نسبتاً ایک بڑے قافلے نے ہجرت کی جس میں آپ بھی شامل تھے۔

قریش مکہ تعاقب کرتے ہوئے وہاں بھی پہنچ گئے اور نجاشی کو اکسا کر ان افراد کی واپسی کا مطالبہ کیا حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی دین اسلام پر مختصر تقریر سن کر نجاشی نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کی اجازت سے لوگ نبوت کے تیرھویں سال مدینہ ہجرت کر گئے۔ جس میں آپ بھی شامل تھے۔ آنحضرت ﷺ کی مدینہ آمد پر آپ نے بھی ان کا استقبال کیا۔

مواخات

ہجرت کے بعد آنحضرت ﷺ نے تمام مہاجرین و انصار کو حضرت انس بن مالکؓ کے مکان پر اکٹھا کیا اور ایک ایک مہاجر کو ایک ایک ناصر کا بھائی بنا دیا۔ آپ کے انصاری بھائی حضرت سعد بن معاذ تھے۔ جنہوں نے آپ سے بھائیوں سے بھی بڑھ کر حسن سلوک کیا۔

جنگوں میں شرکت

قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی پہلی جنگ یعنی جنگ بدر میں آپ کو تین سو تیرہ صحابہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اسی جنگ میں آپ کے مقابل آپ کے والد آ گئے لیکن آپ نے اسلام کی سربلندی اور عشق رسول ﷺ میں ان سے مقابلہ کیا اور قتل کر دیا۔

جنگ احد میں فتح کے وقت جب ایک درہ پر مقرر پچاس تیر اندازوں نے اپنی جگہ کو بلا اجازت چھوڑ دیا تو دشمن نے دوبارہ حملہ کر کے مسلمانوں کو بھگا دیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ میدان جنگ سے فرار نہ ہوئے اس موقع پر حضرت ابو عبیدہ نے آپؐ کے رخساروں سے اپنے دانتوں کے ذریعے خود (لوہے کی بنی ہوئی ٹوپی جسے جنگ میں سر پر اوڑھا جاتا ہے) کی کڑیاں نکالیں اس جدوجہد میں آپ کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔

اس کے علاوہ آپؓ نے غزوہ خندق، غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں حصہ لیا اور بڑی جوانمردی سے لڑے۔ غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں بھی آپ شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار کے اسلامی لشکر کو چار دستوں میں تقسیم کیا گیا اور سب سے بڑے دستے کے امیر حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح مقرر ہوئے اور آپ کا لشکر شمالی درہ سے گزر کر مکہ داخل ہوا۔

خلافت راشدہ کا قیام

12 ربیع الاول سن ۱۱ ہجری

آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا۔ جس کے ساتھ ہی خلافت کا سوال اٹھا۔ اس وقت اکثر لوگوں کی نگاہ حضرت ابو بکرؓ پر تھی۔ اس موقع پر سقیفہ بنی ساعدہؓ میں انصار کی طرف سے خلافت کا سوال اٹھایا گیا تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ آپؓ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا۔

"تم لوگ عمرؓ بن خطاب یا ابو عبیدہؓ میں سے کسی کی بیعت کر لو۔" (بخاری)

انصار کی طرف سے اختلاف اٹھنے پر آپؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا

"اے گروہ انصار! تم نے سب سے پہلے امداد و اعانت کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ اس لئے تم اختلاف و افتراق کی طرح نہ ڈالو۔"

چنانچہ حضرت ابو عبیدہؓ کی اس تقریر کے بعد تمام انصار و مہاجرین کا حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر اجماع ہو گیا۔

شام پر لشکر کشی

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور حکومت میں جب شام میں فسادات بڑھے اور مختلف خطرات اور سازشیں ہونے لگیں تو حضرت ابو بکرؓ نے شام کے باقاعدہ محاذ کے لئے سات سات ہزار پر مشتمل چار لشکر تیار کئے۔ حمص کی طرف جانے والے لشکر کے آپؓ سالار مقرر ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اگر کسی موقع پر چاروں لشکر اکٹھے ہوں تو پورے اسلامی لشکر کا سالار اعظم ابو عبیدہؓ بن الجراح ہوں گے۔

فتح بیت المقدس

شعبان سن 15ھ (مطابق اکتوبر 636ء) میں حضرت عمر فاروقؓ کی طرف سے بیت المقدس کو فتح کرنے کی اجازت ملی اور حضرت ابو عبیدہ فوج لے کر روانہ ہوئے اور بالآخر عیسائیوں کے مرکز بیت المقدس کی عظیم فتح بھی آپ کے ہاتھوں ہوئی۔

عیسائیوں نے صلح کے معاہدے کے لئے حضرت عمرؓ کو بیت المقدس آنے کے لئے کہا جس پر حضرت ابو عبیدہؓ خود حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس معاہدہ پر دستخط کی درخواست کی۔

اس موقع پر حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو ترکی گھوڑا اور عمدہ لباس پیش کیا اور عرض کی کہ وہ اسے پہن کر معاہدہ کے لئے تشریف لے چلیں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے انکار کیا اور فرمایا کہ جو عزت ہمیں اسلام کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کے لباس اور رہن سہن میں پہلے جیسی سادگی دیکھ کر آپ کی بہت تعریف فرمائی۔

دینی خدمات

آپ نے شام کی فتح کے بعد شام کے باشندوں کے لئے بہت سے اسلامی مدارس کھولے اور آپؓ نے اس امر کو بھی مد نظر رکھا کہ اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ نومبائعین کی بھی تعلیم و تربیت ہو۔

چنانچہ مفتوحہ شہروں میں درس گاہیں قائم کی گئیں جن میں نومبائعین کو قرآن کریم کی تعلیم دینے اور فقہ کے مسائل حل کرنے کا انتظام کیا گیا۔

وفات

محرم سن 18ھ (مطابق جنوری 639) میں عمواس کے مقام پر طاعون کی وبا پھوٹی۔ حضرت عمرؓ خود تشریف لائے اور آپ کو عمواس چھوڑ کر مدینہ آنے کی اجازت دے دی لیکن انہوں نے اپنے فوجی ساتھیوں کو چھوڑ کر جانا پسند نہ کیا لیکن پھر حضرت عمرؓ کے ہی مشورہ سے اپنے ساتھیوں کو لے کر کھلی فضا میں جابیہ منتقل ہو گئے لیکن وہ وباء جو عمواس سے شروع ہو چکی اس نے جابیہ تک ابو عبیدہؓ اور آپ کے لشکر کا پیچھا کیا۔ چنانچہ اس بیماری کی زد میں آ کر حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کا سرزمین شام میں سن 18ھ (مطابق 638ء یا 639ء) انتقال ہوا اور شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ وفات کے وقت آپؓ کی عمر اٹھاون برس تھی۔

حضرت معاذؓ بن جبل نے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی نماز جنازہ پڑھائی اور یوں گویا ہوئے۔

"آج ہم میں سے ایک ایسا شخص اٹھ گیا ہے جس سے زیادہ صاف دل، زیادہ بے کینہ، سیر چشم اور خلق خدا کے لئے زیادہ خیر خواہ خدا کی قسم! میں نے کسی کو نہیں دیکھا آپ سب اس کے لئے رحم اور مغفرت کی دعا کریں۔

☆......☆......☆......☆

ایک ایک عضو کاٹ دیا گیا

حضرت حبیبؓ بن زید انصاری صحابی تھے۔ مسیلمہ کذاب نے اپنی بغاوت کے زمانے میں انہیں پکڑ لیا اور کہا کیا تم شہادت دیتے ہوئے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں حضرت حبیبؓ نے فرمایا ہاں پھر اس نے پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں یہ بات سننا بھی نہیں چاہتا اس عمل کی کئی دفعہ تکرار ہوئی مگر حضرت حبیب نے اسے رسول ماننے اور رسولؐ اللہ کا انکار کرنے سے مسلسل انکار کیا۔ اس پر مسیلمہ نے ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر انہیں شہید کر دیا۔

(سیرۃ النبی ہشام جلد 2، 10، 110 مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی۔ مصر۔ 1936ء)

صحابہ کی ان عظیم قربانیوں کا نقشہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یوں کھینچا ہے

فدم الرجال لصدقهم فی جهم
تحت السیوف اریق کالقربان

ان عظیم انسانوں کا خون سچائی سے محبت کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانی کے جانوروں کی طرح بہایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

سید ظہور احمد شاہ

بدہضمی پر قابو پانے کا طریقہ

اپنی غذا کا خیال رکھئے

موجودہ زمانے میں اکثر بیماریاں خوراک کی کمی اور اشیائے خوراک کے نقائص کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور شہروں کے لوگ خاص طور پر اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ لوگوں کی اکثریت اس صورت حال کو بدلنے کے لئے تو کچھ زیادہ نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی بعض ایسی باتیں ہیں جن پر عمل کر کے ان کے نقصانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کھانا چاہے کسی بھی قسم کا اور کسی بھی معیار کا ہو اس کو اگر چبا کر کھایا جائے تو اس کی افادیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ کھانے کا پہلا مرحلہ خوراک کو دانتوں سے چبانے پر مشتمل ہوتا ہے اگر کھانا صحیح طور پر چبایا جائے تو اس میں منہ کا لعاب شامل ہو جاتا ہے اور کھانا معدے میں جانے سے پہلے نرم ہو جاتا ہے جس سے معدے کو اپنا کام کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے اچھی طرح چبائے ہوئے کھانے کو معدہ مزید پیستا ہے اور اسمیں ایسے تیزابی مادے شامل کئے جاتے ہیں جو غذا کو تیسرے مرحلے میں یعنی آنتوں میں جذب ہونے کے قابل بناتے ہیں جہاں خوراک خون میں تبدیل ہوتی ہے اور فاضل مادہ فضلہ کے طور پر علیحدہ ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔

دوسرا عمل جو ہر انسان کے اپنے بس میں ہے وہ یہ ہے کہ مرغن بھنی ہوئی اور مصالحہ دار خوراک کی بجائے سبزیوں اور دالوں کا استعمال زیادہ کیا جائے۔ گوشت کو بھی زیادہ نہ بھونا جائے۔ بلکہ سبزیوں کے ساتھ ملا کر پکایا جائے۔ جو کہ خوراک کو متوازن رکھنے کا موجب ہوگا۔ مرچ مصالحے بھی زیادہ نہ استعمال کئے جائیں کیونکہ مرچ مصالحوں کی زیادتی معدہ میں خرابی کا سبب بن جاتی ہے اور ان کا مستقل استعمال شدید بدہضمی پیدا کرتا ہے۔ جو معدہ میں درد کے علاوہ تیزابیت پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے اور اگر اس کا جلدی علاج اور تدارک نہ کیا جائے تو مزید بیماریاں پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

اس لئے ہاضمہ کے نظام کو درست حالت میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ خوراک کو خوب چبا کر کھایا جائے۔ غذا متوازن ہو جس میں نشاستہ گوشت اور سبزیوں کو ملا کر کھایا جائے۔ اس کے علاوہ پھلوں کا استعمال بھی ضرور کیا جانا چاہئے۔ کلیجی ‘گردے ‘ بالائی مکھن ‘کریم وغیرہ کا استعمال کم کیا جائے گوشت کا بھی زیادہ استعمال مضر ثابت ہو سکتا ہے اس لئے گوشت کا استعمال بھی مناسب حد تک کیا جانا چاہئے۔ گوشت میں البتہ مچھلی کافی اچھے نتائج کی حامل ہوتی ہے۔ ماہرین کی رائے کے مطابق مچھلی کا گوشت کھانے سے شریانوں میں خون نہیں جمتا اس کے علاوہ جوڑوں کے درد کے لئے بھی مچھلی کا گوشت فائدہ مند رہتا ہے۔

ان آسان اور کم خرچ طریقوں سے کام لے کر آپ اکثر قلبی امراض ‘شوگر ‘گنٹھیا اور دوسرے کئی موذی امراض سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

ہاضمے کو ٹھیک رکھنے میں پانی کا کردار بھی بہت اہم ہوتا ہے گندہ پانی جس میں جراثیم پائے جاتے ہوں وہ پینا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور آج کل شہروں میں تو پانی اکثر اوقات مضر صحت ہی ہوتا ہے۔ پھر اکثر گھروں میں اس کو پہلے نیچے زمین دوز ٹینکیوں میں جمع کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موٹروں کے ذریعے اوپر والی ٹینکیوں میں پہنچایا جاتا ہے جبکہ دونوں قسم کی ٹینکیوں کو بہت کم صاف کروایا جاتا ہے جس سے ان کا پانی پینے کے قابل نہیں رہتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ پینے کے لئے جہاں سے بھی پانی حاصل کرتے ہوں اسے پہلے ابال لیا جائے اور پھر ٹھنڈا کر کے پیا جائے۔ اس سے ہاضمہ اور جگر کی کئی بیماریوں سے بچنے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ آجکل جگر کی بیماریاں بھی عام ہو رہی ہیں جس کی وجہ بہت حد تک پانی کی خرابی ہی ہوتی ہے اس لئے پینے کے پانی کو ابالنا از حد ضروری ہے جو کہ ایک آسان اور سستا عمل ہے۔ ابلا ہوا پانی پینے سے گردوں کی بیماریوں سے بھی کافی بچت رہتی ہے۔

غذا کے معاملے میں یہ عجیب بات ہے کہ وہ سبزیاں اور دالیں وغیرہ جو ہاضمے کے لئے از حد مفید ہوتی ہیں وہ سستی بھی ہوتی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ مثلاً سبزیوں کو ہی لیجئے۔ شلجم ایک سستی سبزی ہے حالانکہ یہ عمدہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے اس میں وٹامن اے۔ بی۔ سی فاسفورس ‘ فولاد ‘ پوٹاشیم موجود ہوتے ہیں جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے یہ جگر ‘گردوں اور مثانہ کی صفائی کا موجب بنتی ہے عارضی اور مستقل قبض کا ایک اچھا مداوا ہے۔ صبح سویرے دو تین کچے شلجم کھانے سے نہ صرف خون کی کمی دور ہوتی ہے بلکہ خون صاف بھی ہوتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے بھی از حد مفید ہے۔

اسی طرح گاجر بھی کم فائدہ مند نہیں۔ اس میں بھی وٹامن بی۔ فاسفورس ‘فولاد ‘سوڈیم ‘پوٹاشیم اور کیلشیم کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کا جوس دانتوں کی بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے۔ یرقان میں گاجر کی کانجی کا استعمال بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ اسی طرح شلجم کی طرح گاجر بھی ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے مفید پائی گئی ہے۔

دالوں کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ یہ گوشت کے نعم البدل کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں۔

پس یہ بات واضح ہے کہ خوراک کا انتخاب اور پھر اس کی تیاری اور اس کا استعمال بدہضمی کے سلسلے میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور ہمارے اپنے بس کی بات ہے۔ اگر ہم ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور کریں اور عمل کریں تو نہ صرف معدے اور انتڑیوں کی بہت ساری بیماریوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ان سے پیدا ہونے والی کئی دیگر بیماریوں سے بھی بچ سکتے ہیں۔

تبصرہ از چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو۔ انچارج مجلس سیاحت و کوہ پیمائی و مجلس صحت

سفر زندگی ہے

مصنف:۔ محمد داؤد طاہر

ایک فاتح کا قول ہے۔ کہ "میں آیا۔ میں نے دیکھا اور میں نے فتح کر لیا" نہ جانے اس فاتحانہ مسکراہٹ کے پس منظر میں کتنی کٹی ہوئی گردنیں اور کتنی خون آلود لاشیں داد شجاعت دے رہی ہیں۔ اور ایک عارضی فتح پر تصدیق یا یوں کہئے عبرت کی مہر ثبت کر رہی ہیں۔ اور نہ جانے یہ ایک بے بنیاد بڑ تھی یا حقیقت۔ لیکن محمد داؤد طاہر پر یہ مثل یقیناً صادق آتی ہے۔ کہ وہ آئے۔ دیکھا اور فتح کر لیا۔ ان کا پہلا سفرنامہ "شوق ہمسفر میرا" ایک زناٹے سے اردو کے نثری ادب میں وارد ہوا۔ اور چھا گیا۔ یہ تھا تو ایک سیدھا سادا سفرنامہ لیکن انداز بیان اتنا سادا اور دلفریب تھا۔ کہ اس کے قاری چھوٹے ہوں یا بڑے مصنف کے ساتھ ساتھ چلنے پر مجبور ہو گئے۔ اس کے ہم سفر بن گئے۔ کتاب ختم کی تو یوں لگا جیسے کوئی حسین خواب ٹوٹ گیا ہو۔ میں سوچا کرتا تھا۔ اب اس کے بعد وہ کیا لکھیں گے۔ کیا لکھ سکتے ہیں۔ کہ حرف آخر تو وہ لکھ چکے۔ کچھ ایسے ہی جذبات ملک بھر کے ثقہ نقادوں کے تھے۔ اب محمد داؤد طاہر نے ایک اور ادبی دھماکہ کر دیا ہے۔ ان کے تازہ ترین سفرنامے نے تو بڑے بڑوں کی زبانیں گنگ کر دی ہیں۔ محمد داؤد طاہر کو الفاظ کا جادو جگانا آتا ہے۔ سفر زندگی ہے۔ میں ' وہ اظہار و بیان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ ازمیر اور استنبول کو میں نے بھی دیکھا ہے۔ لیکن سفر زندگی ہے ' نے میری خوش فہمی دور کر دی۔ یوں لگا جیسے ان قدیم اور اتنے ہی عظیم شہروں کو پہلی بار اب دیکھا ہو۔ اس سفرنامے کی یہ خوبی بھی ہے۔ کہ ایران اور ترکی میں جہاں جہاں گئے ہیں۔ قاری کے لئے مستند معلومات کے ڈھیر بھی لگاتے گئے ہیں۔ لیکن یہ کباڑ خانے کے بوسیدہ بے جان ڈھیر نہیں ہیں۔ بلکہ ماضی کے اوراق ہیں۔ جو محمد داؤد طاہر کو دیکھتے ہی زندہ ہو کر بولنے لگتے ہیں۔ اور ہلکے پھلکے مزاح کی کلیاں بھی ساتھ ساتھ کھلتی چلی جاتی ہیں۔ میں تفصیل کیا لکھوں۔ محمد داؤد طاہر ٹی آئی کالج کے فرزند ہیں۔ ایک معروف اور خادم سلسلہ گھرانے کے چشم و چراغ۔ اور عاجز کے محبوب شاگرد۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اس شستہ اور شائستہ ادب پارے کا شایان شان استقبال کیا جائے گا۔

سفر زندگی ہے ' کو فیروز سنز لیمیٹڈ جیسی موقر فرم نے چھاپا ہے عمدہ کاغذ اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ قیمت 300 روپے ہے۔ محمد داؤد طاہر اس وقت سنٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) میں متعین ہیں۔ وہ 1969ء میں سنٹرل سپیریر سروسز کے امتحان میں کامیاب ہوئے تھے۔

بقیہ صفحہ 4

ایک عیسائی مصنف مسٹر والٹر نے بھی حضور کے اس اخلاقی معجزہ کو حیرت سے بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفوں کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذاء رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً بہت قابل تعریف ہے۔"

(چار تقریریں ص 131)

غرضیکہ ایک عجیب مقابلہ تھا۔ ایک طرف نہایت گھٹیا اور ذلیل زبان اور دوسری طرف صبر و تحمل اور بردباری اور عفو و درگزر کا پہاڑوں جیسا بلند نمونہ اسی نمونہ کو حضور نے اپنی جماعت کے لئے اسوہ قرار دیا ہے۔ حضور کو گالیاں دینے والے مٹ گئے مگر گالیاں برداشت کرنے والوں کو خدا نے آسمان پر بھی عزت دی اور زمین پر بھی۔ اس کے لاکھوں تعریف کرنے والے اور جاں نثار پیدا کر دیئے۔ یہ آپ کے صبر و تحمل ہی کی برکت تھی۔ اسی لئے ساری جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں ' ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بے شک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پرواہ کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔"

(ملفوظات جلد 7 ص 204)

تم زخم لگاؤ گے تو ہم اور پھلیں گے
ہم نخل ثمردار ہیں رہنے کے لئے ہیں

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ افشیں احمد صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب نے بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کراچی سے میٹرک کے امتحان 1998ء میں جنرل گروپ میں 850 میں سے 738 نمبر حاصل کر کے طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ جبکہ مجموعی طور پر طلبہ و طالبات میں ان کی چوتھی پوزیشن ہے۔ وہ گلستان شاہ عبداللطیف گرلز سیکنڈری سکول کی طالبہ ہیں۔ عزیزہ موصوفہ مکرم اسماعیل اختر صاحب اختر سٹوڈیو کی پوتی ہیں۔ عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تصحیح

○ الفضل 24۔ اگست 98ء ص 1 کالم نمبر 4 میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی کتاب ذکر حبیب کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ "حضرت مولوی نورالدین صاحب ہجرت کر کے غالباً 1902ء میں قادیان آگئے" معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سہو ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول 1893ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لائے تھے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد 4 ص 147)

احباب درستی فرمالیں (ادارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ایم ایس سی سٹی و ریجنل پلاننگ کورس

○ یونیورسٹی برائے انجینئرنگ و ٹیکنالوجی لاہور نے 15۔ ستمبر 1998ء سے شروع ہونے والے سٹی و ریجنل پلاننگ میں ایک سالہ کل وقتی اور دو سالہ جز وقتی ایم ایس سی ڈگری کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

تعلیمی قابلیت:۔ سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ میں بی ایس سی ڈگری یا مساوی درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ ستمبر 98ء مقرر ہے۔ امیدواروں کا ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 5۔ ستمبر 1998ء جمعہ نو بجے سی آر پی ڈیپارٹمنٹ میں ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ایم ایڈ

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد نے ایم ایڈ (ثانوی) کلاس میں داخلہ کے لئے پنجاب کے رہائشی ملازم معلمین / معلمات سے مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

Prospectus مورخہ 16-9-98 سے کالج کے دفتر سے دستی قیمتاً دستیاب ہوں گے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ (مرحوم) سابق ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 17۔ اگست 1998ء صبح اڑھائی بجے بعارضہ قلب انتقال فرما گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور وفات کے وقت اپنے صاحبزادے مکرم عزیزالحق صاحب رامہ ناظم انصاراللہ و نائب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین کے پاس شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں مقیم تھیں۔ ان کا جسد خاکی اسی روز ربوہ لایا گیا اور مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے دعا کروائی۔ مرحومہ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مہردین صاحب بوبک ضلع سیالکوٹ کی صاحبزادی اور رفیق حضرت مسیح موعود حضرت منشی خدا بخش صاحب ریاست کپور تھلہ کی بہو تھیں۔ آپ نہایت دعاگو اور تہجد گذار خاتون تھیں اور بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کا خصوصی شوق رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک صاحبزادی چھوڑی ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب ورک مرحوم پتو کی بعمر 90 سال مورخہ 98-8-19 کو بوجہ ہارٹ اٹیک امریکہ میں وفات پاگئیں اور وہیں تدفین ہوئی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حمید احمد صاحب عارف کارکن جامعہ احمدیہ 45 سال کی عمر میں لمبی بیماری کے بعد مورخہ 20۔ اگست 1998ء کو دوپہر 2 بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ مکرم محمد علی صاحب سابق مینیجر فضل عمر فارم ناصر آباد سٹیس کی صاحبزادی تھیں۔

مرحومہ کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب وصیت نمبر 17088 آف چھور مغلیاں چک نمبر 117 ضلع شیخوپورہ جہاں بھی ہوں دفتر ہذا سے رابطہ کریں یا ان کا کوئی عزیز ان کے حالیہ پتہ سے واقف ہو تو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہنامہ انصاراللہ کے بارے میں ضروری گذارشات

○ ماہنامہ انصاراللہ ہر احمدی گھرانے کی تمام تر تربیتی ضرورتوں کو پورا کرنے میں بے حد ممدو معاون ہے۔ لہٰذا گذارش ہے کہ:۔

اول۔ ہر ناصر اور ہر احمدی گھرانہ اس کا خریدار بنے

دوم۔ ہر موجودہ خریدار کم از کم ایک نیا خریدار بنائے پاکستان کے لئے اس کا سالانہ چندہ صرف۔ /60 روپے ہے۔

سوم۔ بیرون ملک اپنے عزیزوں اور دوستوں کے نام بھی تحفتاً لگوائیں۔ امریکہ اور کینیڈا کے لئے اس کا چندہ ایک ہزار روپے اور برطانیہ۔ جرمنی۔ دیگر یورپین ممالک اور افریقی ممالک کے لئے اس کا چندہ۔ /750 روپے ہے۔

قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم سلیم احمد صاحب بابت ترکہ مکرم منشی محمد موسیٰ صاحب)

مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم منشی محمد موسیٰ صاحب کارکن وکالت علیاء تحریک جدید۔ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 7/181 امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ۔ / 2313/38 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)

2۔ مکرم سلیم احمد صاحب (بیٹا)

3۔ محترمہ نصرت صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم تحریک جدید 28۔ اگست 1998ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1998ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 28۔ اگست 1998ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ نوجوان اور نیز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

4۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

5۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

6۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

7۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ = اگر کسی وجہ سے 28۔ اگست کو یوم تحریک جدید منایا نہ جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع کی فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ : 1958ء
تریاق اٹھرا لعہ
60 گولی -/25
120 گولی -/50
600 گولی -/250
نورِ نظر
(اولاد نرینہ کیلئے)
مرض اٹھرا اور ہر قسم کے علاج کیلئے
کورس کستوری والا -/1100
کورس قلب الحجر والا -/200
زدہ جام عشق خاص
اکسیر الرجال
حب مقوی کبیر
امساکین
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25- اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
26- اگست غروب آفتاب 6-42
27- اگست طلوع آفتاب 5-38

عالمی خبریں

امریکہ نے کہا ہے کہ ہم سلامتی کونسل کو حملے کے خلاف قرارداد منظور کرنے نہیں دیں گے۔ سوڈان کی فیکٹری پر حملہ درست اقدام تھا۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ایسے حملوں کا فیصلہ کرنے میں مکمل طور پر بااختیار اور حق بجانب ہیں۔ اقوام متحدہ کے آرٹیکل 51 کے تحت امریکہ کو اپنے دفاع میں قدم اٹھانے کا اختیار حاصل ہے۔ ہمیں مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا تھا کہ سوڈان کی فیکٹری میں کیمیائی اور جراثیمی ہتھیار تیار کئے جاتے ہیں۔ فیکٹری کی تباہی کے لئے ہمارا اقدام قانونی طور پر درست تھا۔

سوڈانی وزیر نے کہا ہے کہ دوا ساز فیکٹری کو نشانہ بنانے پر امریکہ کو معافی مانگنا ہوگی۔ سلامتی کونسل امریکی کارروائی کی مذمت کرے۔ اسامہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حملہ کلنٹن کی اخلاقی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش ہے۔

صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکی حملے اسامہ بن لادن کے خلاف کارروائی کا آغاز ہے۔ ہم طویل جنگ لڑیں گے۔ مزید حملے اور طویل مدتی حکمت عملی کو دوہرایا جائے گا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اسامہ اور اس کے ساتھیوں کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے کافی ثبوت مل چکے ہیں۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ امریکی حملے نے اسامہ بن لادن کو ہیرو بنا دیا ہے۔ وہ دنیا کے انتہائی طاقتور ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔ اخبار نے بتایا ہے کہ اسامہ امریکی حملے سے قبل سیٹلائٹ ٹیلیفون بند کرنے کے باعث بچ نکلے۔ افغانستان پر میزائیلوں سے حملہ کی منصوبہ بندی کے بعد سے امریکی جاسوس ٹیلیفون کی بنیاد پر اسامہ کی 10 میٹر کی حدود میں مکمل نگرانی کر رہے تھے۔ اسامہ عسکریت پسندوں کے نیٹ ورک کو مالی امداد دینے کے لئے برطانیہ کو اڈے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ افغانستان کی روس کے خلاف جنگ میں اسامہ امریکی سی آئی اے کے چہیتے تھے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے سوویت یونین کے خلاف جدوجہد میں ان کی خدمات کا اعتراف کیا تھا۔

مصر نے بھی امریکی دہشت گردی کی مخالفت کردی ہے۔ متحدہ عرب امارات نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل دہشت گرد ملک کا تعین کرے۔ ایرانی صدر نے سوڈان کے صدر کو فون کرکے اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ انڈونیشیا کا کہنا ہے کہ یہ حملے قابل مذمت ہیں لیکن اسلام کے خلاف نہیں۔

چین نے کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان کردیا۔ چینی جرنیل نے بیجنگ میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے بات چیت کی۔

اسامہ بن لادن کی طرف سے انتقام لینے کے اعلان پر طالبان حکومت ان سے ناراض ہوگئی ہے۔ طالبان حکومت کا کہنا ہے کہ ایسے بیان نہ دیں۔ حملے کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیں۔ افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ افغانستان میں دو حکومتیں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتیں۔ اسامہ ملک کے تحفظ کی ذمہ داری طالبان پر چھوڑ دیں۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ اسامہ کو پہلے بھی سیاسی سرگرمیوں سے پرہیز کرنے کا کہا گیا تھا۔

اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے لئے امریکہ نے انٹرنیٹ پر اشتہار دے دیا ہے۔ اس میں پاکستان سمیت دنیا کے پندرہ مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور انتہا پسندی کی اکثر وارداتیں ان کے نام منسوب کی گئی ہیں۔

ایران نے کہا ہے کہ ہم اپنے سفارت کاروں کی رہائی چاہتے ہیں پاکستان کی کوششوں اور وضاحتوں سے مطمئن نہیں۔

امریکی اخبار ٹائم نے لکھا ہے کہ اسامہ کی گرفتاری کے لئے بہت بڑا حملہ کرنا ہوگا۔ لادن کے پاکستان اور افغانستان میں سینکڑوں مدرسے ہیں جہاں جہاد کا پرچار ہوتا ہے سعودی شہزادے نے لادن سے ملاقات کی جس کے بعد سعودی عرب نے 400 ٹرک طالبان کو دیئے۔ اسامہ کے محافظوں کے پاس سینکڑوں سٹنگر میزائیل ہیں حملہ کرنا خطرناک ثابت ہوگا۔ کسی بھی حکومت نے اسامہ کو امریکہ کے حوالے کیا تو مسلمان اس کا خاتمہ کردیں گے۔

صدر امریکہ کے سکینڈل میں ملوث خاتون مونیکا نے صدر کو ٹی وی مناظرے کا چیلنج دے دیا ہے۔ خاتون نے کہا ہے کہ میں سب کچھ بتانا چاہتی ہوں۔

طالبان کے امیر المومنین ملا عمر نے کہا ہے کہ اسامہ ہماری سرزمین سے امریکہ کے خلاف کارروائی نہیں کریں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

پاکستان کے وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکی میزائیلوں سے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ امریکہ کے خلاف سلامتی کونسل میں جائیں گے۔ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ ایک میزائیل پسنی سے 250 کلومیٹر شت نگر کے مقام پر گرا۔ تاہم میزائیل فائر کرنے والا جہاز ہماری سمندری حدود سے 12 میل دور تھا۔ وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاک بحریہ نے امریکی جہاز کی موجودگی سے آگاہ کردیا تھا۔ ہمیں حملے کی پیشگی اطلاع نہیں تھی۔ ہم نے کسی کو اپنی زمین استعمال نہیں کرنے دی۔ پاکستانی سرحد کے بہت قریب میزائیل فائر کئے گئے۔ کئی پاکستانی بھی ہلاک ہوئے امریکی حملے میں دہشت گرد نہیں بلکہ رضاکار اور شہری مارے گئے۔ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ حملہ سے قبل امریکہ نے پاکستان سے مشورہ نہیں کیا تھا۔

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ہم نے امریکہ سے احتجاج کرتے ہوئے اور سلامتی کونسل کے صدر کو خطوط لکھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے افسروں نے میزائیل پاکستان میں گرنے کی اطلاع دی تھی۔

امریکی حملوں پر بحث کی اجازت نہ ملنے پر سینٹ میں ہنگامہ ہوگیا۔

چیئرمین سینٹ نے نجی کارروائی کے روز خارجہ پالیسی پر بحث کی اجازت دینے سے انکار کیا تو ڈپٹی اپوزیشن لیڈر رضا ربانی نے احتجاج کیا کہا کہ یہ اہم معاملہ ہے۔ حکومت نے امریکہ سے معافی مانگی ہے۔ حکومت نے اپنی جان چھڑانے کے لئے دو افسروں کو قربانی کا بکرا بنایا ہے۔ ان کا بیان ٹھیک تھا۔ اپوزیشن کے اصرار کے باوجود وسیم سجاد نے بحث کی اجازت نہیں دی۔ وزیر خارجہ نے جواب دینا چاہا تو چیئرمین نے ان کو بھی بٹھا دیا۔

کراچی میں رینجرز اور پولیس پر فائرنگ سے ایک سپاہی، ایک وکیل اور ایم کیو ایم حقیقی کے دو کارکنوں سمیت 6- افراد ہلاک ہوگئے۔ شاہ فیصل کالونی میں خطرناک ملزم کی گرفتاری پر نامعلوم افراد نے تھانے کے سامنے بکتر بند گاڑی پر فائرنگ کرکے سپاہی کو ہلاک کردیا۔ دیگر عملے نے زمین پر لیٹ کر جان بچائی۔ پولیس کی موبائل گاڑیوں پر فائرنگ کے جواب میں ایم کیو ایم حقیقی کے دو کارکن ہلاک ہوگئے۔ دو گرفتار ہوگئے۔ 15 لاپتہ ہیں۔ ایم کیو ایم حقیقی نے الزام لگایا ہے کہ ان کے کارکنوں کو گرفتار کرکے ہلاک کیا گیا ہے۔

سینٹ کی خارجہ امور کمیٹی کے چیئرمین اور سابق سیکرٹری خارجہ مسٹر اکرم ذکی نے کہا ہے کہ پاکستان محتاط رہے امریکی حملوں کو جواز بنا کر بھارت بھی آزاد کشمیر میں کارروائی کرسکتا ہے۔

امریکہ کا ایک کروز میزائیل جو چاغی (بلوچستان) میں گرا اور پھٹ نہیں سکا۔ اگر وہ سرنگوں پر گر کر پھٹ جاتا تو ہولناک تباہی ہو جاتی کیونکہ وہاں پر ایٹمی فضلہ پڑا تھا۔

عوامی اتحاد کے سربراہ علامہ طاہر القادری نے اے این پی کے اجمل خٹک سے ملاقات کی۔ علامہ نے کالاباغ ڈیم کی مخالفت کرنے سے انکار کر دیا۔ طاہر القادری نے کہا کہ وہ 1973ء کے آئین میں دی گئی صوبائی خودمختاری سے زائد کے حق میں نہیں ہیں۔ اے این پی نے عوامی اتحاد میں شمولیت کا فیصلہ نہیں کیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 212515 رہائش: 212300

ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیر کنڈیشنرز
ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چوہدری بلڈنگ رتن سینما گراؤنڈ لاہور
7223228
7357309

ضرورت برائے خواتین اساتذہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ دارالرحمت وسطی ربوہ میں مندرجہ ذیل قابلیت کی حامل خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے۔

1- سائنس ٹیچرز	FSc/BSc	3	اسامیاں
2- ریاضی ٹیچرز	BSc (MATH)	2	〃
3- انگلش ٹیچرز (انگلش لٹریچر ضرور لیا ہو)	BA	3	〃
4- جنرل	BSc/BA	3	〃

• درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ 2 ستمبر تک ادارہ کے آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔
• انٹرویو مورخہ 3 ستمبر بروز جمعرات صبح 8:30 بجے ہوگا۔
پرنسپل